کافر تصور نہیں کرتے، ان کے نزدیک ایسا نکاح ہو سکتا ہے مگر ایسا نکاح مناسب نہیں سمجھا جا سکتا۔

راقم الحروف کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ تارکِ نماز اگر منکرِ نماز نہیں ہے تو وہ گو ایک عظیم گناہ کا مرتکب ہے اور شرعی حد کے قابل ہے تاہم کافر نہیں ہے۔ ہاں بہت سے ائمہ، صحابہ، تابعین اور محدثین کے نزدیک تارکِ نماز کافر ہو جاتا ہے۔ اس لئے اولیٰ یہی ہے کہ ایسی عورت یا ایسے بے نماز مرد سے دوسرے نمازی کے نکاح سے پرہیز کیا جائے کیونکہ دلائلِ کفر کا مطالعہ کرتے ہوئے قلب و نگاہ میں ایک بھونچال سا محسوس ہونے لگتا ہے۔ واللہ اعلم

۳۔ جہراً بسم اللہ پڑھنا

گو اونچی اور پست آواز کے ساتھ "بسم اللہ" پڑھنا دونوں ثابت ہیں، تاہم جہراً پڑھنے کی روایتیں زیادہ راجح ہیں۔ اس تعارض کا صحیح حل یہ ہے کہ کبھی کبھی جہراً بھی پڑھ لی جائے یا زیادہ عدمِ جہر کو معمول بنایا جائے۔

۴۔ غیر عربی میں خطبہ

خطبہ کوئی تعویذ یا منتر اور تلاوت کا نام نہیں ہے۔ بلکہ اس سے غرض تذکیر اور موعظت بھی ہے:

"کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرء القراٰن ویذکر الناس" (مسلم ص ۲۸۳ ج ۱)

اور یہ تبھی ممکن ہے کہ سامعین کی زبان میں خطبہ دیا جائے ورنہ وعظ و نصیحت کی باتیں بھینس کے آگے مرلی بجانے والی بات بن جائے گی۔

۵۔ نماز میں ہاتھ باندھنا

زیرِ ناف ہاتھ باندھنے والی ایک بھی صحیح اور مرفوع روایت ثابت نہیں ہے اور جو پیش کی جاتی ہے اس کی تردید خود علمائے احناف نے کر دی ہے اور جس کتاب کا حوالہ دیا جاتا ہے وہ بھی اس وقت ہمارے سامنے ہے اس میں وہ روایت نہیں ہے جس کا ابن قطلوبغا نے ذکر کیا ہے۔ علامہ سندھی کا کہنا ہے کہ کاتب سے سہو ہوا ہے کہ نخعی کی بات جو نیچے درج تھی غلطی سے نقل ہو گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں یہ روایت ہے وہاں روایتِ نخعی غائب ہے اور جہاں نخعی والی روایت ملتی ہے۔ وہاں وہ حدیثِ مرفوع جس سے زیرِ ناف ہاتھ باندھنا ثابت ہوتا ہے، وہ غائب ہے۔ سینہ پر ہاتھ باندھنے والی روایت یہ ہے: